دین و قرض

دین و قرض

س ۱۷۵۸: ایک کارخانہ کے مالک نے خام مال خریدنے کےلئے مجھ سے کچھ رقم قرض کے طور پر لی اور کچھ عرصہ کے بعد اضافی رقم کے ساتھ اس نے مجھے وہ رقم واپس کردی، اور اس نے وہ اضافی رقم پوری طرح اپنی رضامندی کے ساتھ مجھے دی ہے اور اس میں نہ تو پہلے کسی قسم کی کوئی شرط طے پائی تھی اور نہ ہی مجھے اس کی توقع تھی کیا میرے لئے اس اضافی رقم کا لینا جائز ہے ؟

ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں چونکہ قرض ادا کرنے میں اضافی رقم لینے کی شرط طے نہیں ہوئی اور وہ اضافی رقم قرض لینے والے نے اپنی خوشی سے دی ہے لہذآپ اس میں تصرف کرسکتے ہیں۔

س ۱۷۵۹: اگر مقروض اپنا قرض ادا کرنے سے انکار کردے اور قرض دینے والا چیک کی رقم وصول کرنے کےلئے اس کے خلاف عدالت میں شکایت کردے اور اس کی وجہ سے وہ شخص اس بات پر مجبور ہوجائے کہ اصل قرض کے علاوہ عدالتی فیصلہ کے اجرا کے سلسلے میں حکومت کو ٹیکس بھی ادا کرے تو کیا قرض دینے والا شرعاً اس کا ذمہ دار ہے؟

ج: جو مقروض اپنا قرض اداکرنے میں کوتاہی کرتاہے اگر اجراء حکم کے سلسلے میں اس پر حکومت کو ٹیکس ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے تو اس میں قرض دینے والے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

س ۱۷۶۰: میرا بھائی میرا کچھ مقروض ہے جب میں نے گھر خریدا تو اس نے مجھے ایک قالین دی جسے میں نے ہدیہ تصور کیا لیکن بعد میں جب میں نے اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا وہ قالین میں نے قرض کی جگہ دی ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس نے اس سلسلے میں مجھ سے کوئی بات چیت نہیں کی تھی کیا اس کے لئے صحیح ہے کہ وہ اس قالین کو قرض کی ادائیگی کے عنوان سے حساب کرلے؟ اور اگر میں قرض کی ادائیگی کے عنوان سے اسے قبول نہ کروں تو کیا وہ قالین میں اسے واپس کردوں؟ اور پیسے کی قدر کم ہونے کی وجہ سے کیا میں اصل قرض کے علاوہ اضافی رقم کا مطالبہ کر سکتا ہوں کیونکہ اس زمانے میں اس پیسے کی قیمت اب سے کہیں زیادہ تھی؟

ج: قالین یا اس کے علاوہ ایسی چیزوں کا قرض کے عوض میں دینا جو قرض کی گئی جنس میں سے نہیں ہیں قرض خواہ کی موافقت کے بغیر کافی نہیں ہے اور اگر آپ اس قالین کو قرض کی ادائیگی کے طور پر قبول نہیں کرتے تو اسے واپس کر دیجئے کیونکہ اس صورت میں وہ قالین ابھی تک اسی کی ملکیت ہے اور پیسے کی قیمت مختلف ہو جانے کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ آپس میں صلح کرلیں۔

س ۱۷۶۱: حرام مال کے ذریعہ قرض ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: دوسرے کے مال سے قرض ادا کرنے سے قرض ادا نہیں ہوتا اور نہ ہی مقروض اس سے بری الذمہ ہوسکتاہے۔

س ۱۷۶۲: ایک عورت مکان خریدنا چاہتی تھی اور اس مکان کی قیمت کا تیسرا حصہ اس نے قرض لیا اور اس نے قرض دینے والے سے یہ طے کیا کہ مالی حالت بہتر ہونے کے بعد وہ مال اسے لوٹا دے گی اور اسی وقت اس کے بیٹے نے قرض کی رقم کے مساوی ایک ضمانت کے طور پر اسے ایک چیک دے دیا۔ اب جبکہ فریقین کو فوت ہوئے چار سال گذر چکے ہیں اور ان کے ورثاء اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے

ہیں تو کیا اس عورت کے ورثاء گھر کا تیسرا حصہ جو قرض کی رقم سے خریدا گیا ہے اس شخص کے ورثاء کو دیں یا اسی چیک کی رقم کو ادا کردینا کافی ہے؟

ج: قرض دینے والے کے ورثاء گھر سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتے وہ صرف اس رقم کا مطالبہ کرسکتے ہیں جو اس عورت نے قرض دینے والے سے مکان خریدنے کےلئے بطور قرض لی تھی اور اس میں یہ شرط ہے کہ جو مال اس نے میراث کے طور پر چھوڑا ہے وہ اس کا قرض ادا کرنے کےلئے کافی ہو اور احتیاط یہ ہے کہ رقم کی قیمت کے اختلاف کی صورت میں باہمی طور پر مصالحت کریں۔

س ۱۷۶۳: ہم نے ایک شخص سے کچھ رقم ادھار لی کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص غائب ہوگیا اور اب وہ نہیں مل رہا اس کے قرض کے متعلق ہماری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: آپ پر واجب ہے کہ اس کا انتظار کریں اور اپنا قرض ادا کرنے کیلئے اسے تلاش کریں تا کہ وہ رقم اسے یا اس کے ورثاء کو واپس کر سکیں۔ اور اگر اس کے ملنے کی امید نہ ہو تو آپ اس سلسلے میں حاکم شرعی کی طرف رجوع کریں یا مالک کی طرف سے صدقہ دے دیں۔

س ۱۷۶۴: قرض دینے والا عدالت میں اپنا قرض ثابت کرنے کےلئے جو اخراجات برداشت کرتاہے کیا مقروض سے ان کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

ج: شرعی طور پر مقروض وہ اخراجات ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے جو قرض دینے والے نے عدالت میں کئے ہیں ۔ بہرحال ایسے امور میں اسلامی جمہوریہ ایران کے قوانین کی پابندی ضروری ہے۔

س۱۷۶۵: اگر مقروض اپنا قرض ادا نہ کرے یا اس کے ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو کیا قرض دینے والا اس کا مال بطور تقاص لے سکتا ہے مثلا اپنا حق مخفی طور پر یا کسی دوسرے طریقے سے اس کے مال سے وصول کرلے؟

ج: اگر مقروض اپنا قرض ادا کرنے سے انکار کرے یا بغیر کسی عذر کے ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو قرض دینے والا اس کے مال سے تقاص لے سکتا ہے لیکن اگر وہ شخص خود کو مقروض نہیں سمجھتا یا وہ نہیں جانتا کہ واقعا قرض دینے والا کا کوئی حق اس کے ذمے ہے یا نہیں تو اس صورت میں قرض دینے والا کا اس سے تقاص لینا محل اشکال ہے بلکہ جائز نہیں ہے۔

س ۱۷۶۶: کیا میت کا مقروض ہونا حق الناس میں سے ہے کہ ورثاء پر اس کی میراث سے اس کا ادا کرنا واجب ہو؟

ج: کلی طور پر قرض چاہے کسی شخص کا ہو یا کسی ادارے و غیرہ سے لیا گیا ہو حق الناس میں سے ہے اور مقروض کے ورثاء پر واجب ہے کہ میت کی میراث سے اس کا قرض خود قرض دینے والے یا اس کے ورثاء کو ادا کریں اور جب تک اس کا قرض ادا نہ کردیں انہیں اس کے ترکہ میں تصرف کا حق نہیں ہے۔

س ۱۷۶۷: ایک شخص کی ایک زمین ہے لیکن اس میں موجود عمارت کسی دوسرے شخص کی ہے زمین کا مالک دو افراد کا مقروض ہے کیا قرض دینے والوں کےلئے جائز ہے کہ وہ اس زمین اور اس میں موجود عمارت کو اپنا قرض وصول کرنے کےلئے ضبط {قرق} کرلیں یا انہیں صرف زمین کے متعلق ایسا کرنے کا حق ہے؟

ج: انہیں اس چیز کی ضبطی {قرقی} کا مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے جو مقروض کی ملکیت نہیں ہے۔

س ۱۷۶۸: کیا وہ مکان کہ جس کی مقروض اور اس کے اہل و عیال کو رہائش کے لئے ضرورت ہے وہ مقروض کے اموال کی قرقی سے مستثنی ہے؟

ج: مقروض اپنی زندگی کو جاری رکھنے کےلئے جن چیزوں کا محتاج ہے جیسے گھر اور اس کا سامان،گاڑی ،ٹیلیفون اور تمام وہ چیزیں جو اس کی زندگی کا جزء اور اس کی شان کے مطابق ہو وہ بیچنے کے ضروری ہونے کے حکم سے مستثنا ہیں۔

س ۱۷۶۹: اگر ایک تاجر اپنے قرضوں کے بوجھ سے دیوالیہ ہوجائے اور ایک عمارت کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور چیز نہ ہو اور اسے بھی اس نے بیچنے کےلئے پیش کردیا ہو لیکن اس کے بیچنے سے صرف آدھا قرض ادا ہوسکتا ہو اور وہ اپنا باقی قرض ادا نہ کرسکتا ہو توکیا قرض دینے والوں کےلئے جائز ہے کہ اسے عمارت بیچنے پر مجبور کریں یا یہ کہ وہ اسے مہلت دیں تا کہ وہ اپنا قرض آہستہ آہستہ ادا کرے؟

ج: اگر وہ عمارت اس کا اور اس کے اہل و عیال کا رہائشی گھر نہیں ہے تو قرض ادا کرنے کےلئے اسے اس کے بیچنے پر مجبور کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگر چہ وہ تمام قرض ادا کرنے کےلئے کافی نہ ہو اور واجب نہیں ہے کہ قرض دینے والے اسے اس کےلئے مہلت دیں ، بلکہ باقی قرض کےلئے صبر کریں تاکہ وہ اس کے ادا کرنے کی قدرت حاصل کرلے۔

س ۱۷۷۰: کیا اس رقم کا ادا کرنا واجب ہے جو ایک سرکاری ادارہ دوسرے سرکاری ادارے سے بطور قرض لیتا ہے ؟

ج : اس قرض کے ادا کرنے کا وجوب بھی دیگر قرضوں کی طرح ہے ۔

س ۱۷۷۱: اگر کوئی شخص مقروض کی درخواست کے بغیر اس کا قرض ادا کردے تو کیا مقروض پر واجب ہے کہ وہ قرض ادا کرنے والے کو اس کا عوض دے؟

ج: جو شخص مقروض کی درخواست کے بغیر اس کا قرض ادا کردے اسے اس کا عوض طلب کرنے کا حق نہیں ہے اور مقروض پر واجب نہیں ہے کہ وہ اس کی ادا کردہ رقم اسے دے۔

س ۱۷۷۲: اگر مقروض قرض کو مقررہ وقت پر ادا کرنے میں تاخیر کرے تو کیا قرض دینے والا قرض کی مقدار سے زیادہ رقم کا مطالبہ کرسکتا ہے ؟

ج: قرض دینے والا شرعی طور پر قرض کی رقم سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا ۔

س ۱۷۷۳: میرے والد صاحب نے ایک بناوٹی معاملہ کی شکل میں کہ جو در حقیقت قرض تھاایک شخص کو کچھ رقم دی اور مقروض بھی ہر ماہ کچھ رقم اس کے منافع کے طور پر ادا کرتارہا اور قرض خواہ (میرے والد) کی وفات کے بعد بھی مقروض منافع کی رقم ادا کرتارہا یہاں تک کہ اس کا بھی انتقال ہوگیا۔ کیا وہ رقم جو منافع کے طور پر ادا کی گئی ہے سود شمار ہوگی اور قرض خواہ کے ورثاء پر واجب ہے کہ وہ رقم مقروض کے ورثاء کو واپس کریں؟

ج: اس فرض کے پیش نظر کہ حقیقت میں اسے یہ رقم قرض کے طور پر دی گئی تھی لذا جو منافع ادا کیا گیا ہے وہ پیسے کی قیمت میں آنے والی گراوٹ کے برابر ہو تو اشکال نہیں رکھتا ہے اس کے علاوہ جو رقم بھی پیسے کی قیمت میں آنے والی گراوٹ سے ذیادہ منافع کے طور پر ادا کیا گیا یے وہ سود شمار ہوگا اور شرعی طور پر حرام ہے لہذا باقی رقم، قیمت میں آنے والی گراوٹ کو حساب کرکے قرض خواہ کی میراث میں سے خود مقروض یا اس کے ورثاء کو ادا کرنا ضروری ہے۔

س ۱۷۷۴: کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنا مال دوسرے کے پاس بطور امانت رکھے اور ہر ماہ اس سے منافع دریافت کرے؟

ج: اگر فائدہ اٹھانے کی غرض سے مال کسی دوسرے کو سپرد کرنا کسی صحیح عقد کے ذریعہ انجام پائے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اس سے حاصل ہونے والے منافع میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے ۔ لیکن اگر قرض کے عنوان سے ہو تو اگر چہ اصل قرض صحیح ہے لیکن اس میں منافع کی شرط لگانا شرعی طور پر باطل ہے اور اس سے لیا جانے والا منافع ، سود اور حرام ہے۔

س ۱۷۷۵: ایک شخص نے کسی معاشی منصوبے کےلئے کچھ رقم قرض پرلی اگر وہ منصوبہ اس کےلئے نفع بخش ہو تو کیا اس کےلئے جائز ہے کہ اس منافع سے کچھ رقم اس قرض دینے والے کو دے دے ؟ اور کیا جائز ہے کہ قرض دینے والا اس کا مطالبہ کرے ؟

ج: قرض دینے والا اس تجارت کے منافع میں جو مقروض نے قرض والے مال کے ذریعہ حاصل کیا ہے ؛ کوئی حق نہیں رکھتا اور نہ وہ اس حاصل شدہ منافع سے کچھ مطالبہ کرسکتا ہے لیکن اگر مقروض پہلے سے طے کئے بغیر اپنی مرضی سے اصل قرض کے علاوہ کچھ اضافی رقم قرض دینے والے کو دے کر اس کے ساتھ نیکی کرنا چاہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ یہ مستحب ہے ۔

س ۱۷۷۶: ایک شخص نے تین مہینے کےلئے کچھ سامان ادھار پر لیا ہے اور مقررہ وقت پہنچنے پر اس نے بیچنے والے سے درخواست کی کہ وہ اسے تین مہینے کی مزید مہلت اس شرط پر دے دے کہ وہ سامان کی قیمت سے زائد رقم اسے ادا کرےگا کیا ان دونوں کےلئے یہ جائز ہے ؟

ج: یہ زائد رقم سود ہے اور حرام ہے ۔

س ۱۷۷۷: اگر زید نے خالد سے سود پر قرض لیا ہو اور ایک تیسرا شخص قرض کی دستاویز اور اس کی شرائط کو ان کےلئے تحریر کرے اور چوتھا شخص جو دفتر میں منشی اور اکاؤنٹنٹ ہے اور جس کا کام معاملات کا اندراج کرنا ہے وہ ان کے اس معاملہ کو حساب کے رجسٹر میں اندراج کرے تو کیا اکاؤنٹنٹ بھی ان کے اس سودی معاملے میں شریک ہے اور اس سلسلے میں اس کا کام اور اجرت لینا بھی حرام ہے ؟ پانچواں شخص بھی ہے جس کی ذمہ داری آڈٹ کرنا ہے وہ رجسٹر میں کچھ لکھے بغیر صرف اس کی چھان بین کرتا ہے کہ کیا سودی معاملات کے حساب میں کسی قسم کی غلطی تو نہیں ہوئی اور پھر وہ اکاؤنٹنٹ کو اس کے نتیجے کی اطلاع دیتا ہے کیا اس کا کام بھی حرام ہے ؟

ج: ہر کام جو سودی قرض کے معاملے یا اس کی انجام دہی یا تکمیل یا مقروض سے سود کی وصولی میں دخالت رکھتا ہو شرعاً حرام ہے اور اس کا انجام دینے والا اجرت کا حقدار نہیں ہے ۔

س ۱۷۷۸: بعض مسلمان سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے کفار سے سرمایہ لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں جس پر انہیں سود دینا پڑتا ہے کیا کفار یا غیر اسلامی حکومتوں کے بینکوں سے سودی قرض لینا جائز ہے؟

ج: سودی قرض حکم تکلیفی کے اعتبار سے بطور مطلق حرام ہے اگرچہ غیر مسلم سے لیا جائے لیکن اگر کوئی شخص ایسا قرض لے لے تو اصل قرض صحیح ہے ۔

س۱۷۷۹: ایک شخص نے کچھ رقم تھوڑے عرصہ کےلئے اس شرط پر بطور قرض لی کہ وہ قرض خواہ کے حج و غیرہ جیسے سفر کے اخراجات بھی ادا کرےگا کیا ان کےلئے یہ کام جائز ہے ؟

ج: عقد قرض کے ضمن میں قرض خواہ کے سفرکے اخراجات کی ادائیگی یا اس جیسی کوئی اور شرط لگانا درحقیقت وہی قرض پر منافع وصول کرنے کی شرط ہے جو شرعی طور پر حرام اور باطل ہے لیکن اصل قرض صحیح ہے ۔

س ۱۷۸۰: قرض الحسنہ دینے والے ادارے قرض دیتے وقت شرط لگاتے ہیں کہ اگر مقروض نے دو یا زیادہ اقساط مقررہ وقت پر ادا نہ کیں تو ادارے کو حق ہوگا کہ اس شخص سے پورا قرض ایک ہی مرتبہ وصول کرے کیا اس شرط پر قرض دینا جائز ہے ؟

ج: کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۷۸۱: ایک کو آپریٹو کمپنی کے ممبران کمپنی کو کچھ رقم سرمایہ کے عنوان سے دیتے ہیں اور وہ کمپنی اپنے ممبران کو قرض دیتی ہے اور ان سے کسی قسم کا منافع یا اجرت وصول نہیں کرتی بلکہ اس کا مقصد مدد فراہم کرنا ہے اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے جسے ممبران نیک ارادے اور صلہ رحمی کی غرض سے انجام دیتے ہیں ؟

ج: مومنین کو قرض فراہم کرنے کےلئے باہمی تعاون اور ایک دوسرے کو مدد بہم پہنچانے کے جواز بلکہ رجحان میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے اگر چہ یہ اسی صورت میں انجام پائے جس کی سوال میں وضاحت کی گئی ہے لیکن اگر کمپنی میں رقم جمع کرانا قرض کے عنوان سے ہو کہ جس میں شرط لگائی گئی ہو کہ رقم جمع کرانے والے کو آئندہ قرض دیا جائے گا تو یہ کام شرعاً جائز نہیں ہے اگرچہ اصل قرض حکمِ وضعی کے لحاظ سے صحیح ہے ۔

س ۱۷۸۲: قرض دینے والے بعض ادارے ان پیسوں سے کہ جو لوگوں نے ان کے پاس امانت کے طور پر جمع کئے ہوتے ہیں، زمینیں اور دوسری چیزیں خریدتے ہیں۔ ان معاملات کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ پیسہ جمع کرانے والے بعض لوگ ان کاموں سے متفق نہیں ہوتے، کیا ادارے کے ذمہ دار کو یہ حق ہے کہ وہ ان اموال میں تصرف کرے مثلاً ان سے خرید و فروخت کا کام انجام دے؟ کیا یہ کام شرعی طور پر جائز ہے ؟

ج: اگر لوگوں کی جمع کرائی ہوئی رقوم بطور امانت ادارے کے پاس اس لئے ہیں کہ ادارہ جسے چاہے گا قرض دے دیے گا تو اس صورت میں جائیداد یا دوسری چیزیں خریدنے میں ان کا استعمال کرنا فضولی اور ان کے مالکوں کی اجازت پر منحصر ہے لیکن اگر جمع کرائی ہوئی رقم اس ادارے کو قرض الحسنہ کے عنوان سے دی گئی ہو چنانچہ اس کے ذمہ دار افراد ان اختیارات کی بنیاد پر جو انہیں دئیے گئے ہیں جائیداد اور دوسری چیزیں خریدنے کا اقدام کریں تو کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س۱۷۸۳:بعض لوگ دوسروں سے کچھ مقدار پیسے لیتے ہیں اور اس کے عوض ہر مہینے ان کو منافع ادا کرتے ہیں اوریہ کام کسی شرعی عقد کے تحت انجام نہیں دیتے بلکہ یہ کام صرف دوطرفہ توافق کی بنیاد پر انجام پاتا ہے ، اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اس قسم کے معاملات سودی قرض شمار ہوتے ہیں اورقرض میں نفع اور سود کی شرط لگانا باطل ہے اور یہ اضافی رقم سود اور شرعاً حرام ہے اور اس کا لینا جائز نہیں ہے ۔

س ۱۷۸۴: جس شخص نے قرض الحسنہ دینے والے ادارے سے قرض لیا ہے اگر وہ قرض ادا کرتے وقت اپنی طرف سے بغیر کسی سابقہ شرط کے اصل قرض سے کچھ زیادہ رقم ادا کرتا ہے توکیا اس اضافی رقم کا لینا اور اسے تعمیراتی کاموں میں خرچ کرنا جائز ہے ؟

ج : اگر قرضہ لینے والا وہ اضافی رقم اپنی مرضی سے اور اس عنوان سے دے کہ قرضہ ادا کرتے وقت یہ کام مستحب ہے تو اس کےلنے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔ لیکن ادارے کے ذمہ دار افراد کا اسے تعمیراتی یا دوسرے کاموں میں خرچ کرنا اس سلسلے میں ان کے اختیارات کی حدود کے تابع ہے ۔

س ۱۷۸۵: قرض الحسنہ دینے والے ایک ادارے کے ملازمین نے اس رقم سے جو ایک شخص سے قرض لی گئی تھی ایک عمارت خرید لی اور ایک مہینے کے بعد اس شخص کی رقم لوگوں کی جمع کرائی گئی رقم سے ان کی مرضی کے بغیر واپس کردی ، کیا یہ معاملہ شرعی ہے ؟ اور اس عمارت کا مالک کون ہے؟

ج: ادارے کےلئے اس رقم سے عمارت خریدنا جو اسے قرض دی گئی ہے اگر ادارے کے ملازمین

کی صلاحیت اور اختیارات کے مطابق انجام پائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور خریدی گئی عمارت ادارہ اور ان لوگوں کی ملکیت ہے جن کا اس ادارے میں پیسہ ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو معاملہ فضولی ہوگا اور اس رقم کے مالکان کی اجازت پر موقوف ہے ۔

س ۱۷۸۶: بینک سے قرض لیتے وقت اسے اجرت ادا کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر مذکورہ اجرت قرض کے امور انجام دینے کے سلسلے میں ہو جیسے رجسٹر میں درج کرنا، دستاویز تیار کرنا یا ادارے کے دیگر اخراجات جیسے پانی بجلی وغیرہ اور اس کی بازگشت قرض کے نفع کی طرف نہ ہو تو اس کے لینے اور دینے اور اسی طرح قرض لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۷۸۷: ایک رفاہی ادارہ اپنے ممبران کو قرض دیتا ہے لیکن قرض دینے کےلئے شرط لگاتا ہے کہ قرض لینے والا تین یا چھ مہینے تک کےلئے اس میں رقم جمع کرائے اور یہ مدت گزرنے کے بعد اس نے جتنی رقم جمع کرائی ہے اس کے دو برابر اسے قرض ملے گا اور جب قرض کی تمام قسطیں ادا ہوجاتی ہیں تو وہ رقم جو قرض لینے والے نے ابتدا میں جمع کرائی تھی اسے لوٹا دی جاتی ہے اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اگر ادارے میں رقم جمع کرانا اس عنوان سے ہو کہ وہ رقم ایک مدت تک ادارے کے پاس قرض کے عنوان سے اس شرط کے ساتھ رہے گی کہ ادارہ اس مدت کے ختم ہونے پر اسے قرض دے گا یا ادارے کا قرض دینا اس شرط کے ساتھ ہو کہ وہ شخص پہلے کچھ رقم ادارے میں جمع کرائے تویہ شرط سود کے حکم میں ہے جو حرام اور باطل ہے البتہ اصل قرضہ دونوں طرف کےلئے صحیح ہے۔

س ۱۷۸۸: قرض الحسنہ دینے والے ادارے قرض دینے کےلئے بعض امور کی شرط لگاتے ہیں ان میں سے ایک شرط یہ ہوتی ہے کہ قرض لینے والا اس ادارے کا ممبر ہو اور اس کی کچھ رقم ادارے میں موجود ہو یا یہ کہ قرض لینے والا اسی محلے کا رہنے والا ہوکہ جس میں یہ ادارہ قائم ہے اور بعض دیگر شرائط کیا یہ شرائط سود کے حکم میں ہیں؟

ج: ممبر ہونے یا محلہ میں سکونت یا اس طرح کی دیگر شرطیں اگر محدود پیمانے پر افراد کو قرض دینے کےلئے ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے اور ادارے میں اکاؤنٹ کھولنے کی شرط کا مقصد بھی اگر یہ ہو کہ قرض صرف انہیں افراد کو دیا جائے تو اس میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ مستقبل میں قرض لینا اس کے ساتھ مشروط ہو کہ قرض لینے والا کچھ رقم بینک میں جمع کرائے تو یہ شرط قرض میں منفعتِ حکمی ہے کہ جو باطل ہے ۔

س ۱۷۸۹: کیا بینک کے معاملات میں سود سے بچنے کےلئے کوئی راستہ ہے ؟

ج: اس کا راہ حل یہ ہے کہ اس سلسلے میں شرعی عقود سے ان کی شرائط کی مکمل مراعات کے ساتھ استفادہ کیا جائے ۔

س ۱۷۹۰ :وہ قرض جو بینک کسی خاص کام پر خرچ کرنے کےلئے مختلف افراد کو دیتا ہے کیا اسے کسی اور کام میں خرچ کرنا جائز ہے؟

ج: بینک افراد کو جو پیسہ دیتا ہے اگر وہ واقعاً قرض ہو اور بینک شرط کرے کہ اسے حتمی طور پر خاص مورد میں استعمال کیا جائے تو اس شرط کی مخالفت جائز نہیں ہے اور اسی طرح وہ رقم جو بینک سے شراکت یا مضاربہ و غیرہ کے سرمایہ کے طور پر لیتا ہے اسے بھی اس کے علاوہ

کسی اور کام میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے ۔

س ۱۷۹۱:اگر دفاع مقدس کے مجروحین میں سے کوئی شخص قرضہ لینے کےلئے بینک سے رجوع کرے ، اور اپنے بارے میں مجاہد فاؤنڈیشن کا جاری کردہ سرٹیفکیٹ بھی بینک کو پیش کردے تا کہ اس طرح وہ اس کے ذریعے مسلط کردہ جنگ کے مجروحین کےلئے مخصوص ان سہولیات اور قرضوں سے استفادہ کر سکے جو مجروحین کے کام سے معذور ہونے کے مختلف درجوں کے مطابق انہیں دیئے جاتے ہیں اور وہ خود جانتا ہے کہ اس کا درجہ اس سے کم تر ہے جو اس سرٹیفکیٹ میں لکھا ہوا ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ اس کے بارے میں ڈاکٹروں اور ماہرین کی تشخیص درست نہیں ہے کیا وہ ان کے دیئے ہوئے سرٹیفکیٹ کے ذریعہ بینک کی خصوصی سہولیات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ؟

ج: اگر اس کے درجے کا تعین ان ماہر ڈاکٹروں کے ذریعہ ہوا ہو جو ڈاکٹری معائنات اپنی تشخیص و رائے کی بنیاد پر انجام دیتے ہیں اور سہولیات دینے کےلئے قانونی لحاظ سے بینک کے نزدیک انکی رائے معیار ہے تو اس مجاہد کیلئے اس درجے کی سہولیات سے فائدہ اٹھانے میں کہ جس کا سرٹیفکیٹ اسے ان ڈاکٹروں نے دیا ہے کوئی اشکال نہیں ہے اگر چہ خود اس کی نظر میں اس کا درجہ کمتر ہو ۔